



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲ مئی ۱۹۹۸ء مطابق ۱۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری بروز ہفتہ

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱۔
۶	وقفہ سوالات	۲۔
۱۶	رخصت کی درخواستیں	۳۔
۱۸	تحریک التوائنمبر ۳ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل	۴۔
۲۷	مجلس قائمہ برائے مال خزانہ و ترقی میں اتفاق	۵۔
	خالی آسامی کو پر کیا جانا	
۲۸	زیر و آور	۶۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی

صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲ مئی ۱۹۹۸ء

مطابق ۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ (بروز ہفتہ)

بوقت گیارہ بجے تیس منٹ (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اسپیکر

صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا

جناب اسپیکر..... السلام علیکم

حلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَوَّلَمْ یَسْبُرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِہِمۡ وَ کَانُوْا اَشَدَّ مِنْہُمْ قُوَّةً وَ مَا کَانَ اللّٰهُ لَیُعْجِزَہٗ
مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ
عَلِیْمًا قَدِیْرًا
صدق اللہ العظیم

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے
ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بوتے میں (وہ لوگ) ان سے
بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ) کیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز
کر سکے بے شک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

جناب اسپیکر جزاک اللہ۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر : آج ایجنڈے میں زیادہ سوالات موصلات و تعمیرات کے ہیں اور دو سوال محکمہ تعلیم کے ہیں اور آج وزیر صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔ متعلقہ وزیر موصلات ہیں ایک درخواست حکومت کی طرف سے آئی ہے کہ ان سوالات کو اگلے اجلاس کے لئے ملتوی کیا جائے۔ میں ہاؤس سے پوچھوں گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب عرض یہ ہے کہ یہ سوالات دو دفعہ ہو چکے ہیں۔ جناب اسپیکر : میں خود ہی اس طرف آ رہا تھا خود ہی بات کر رہا تھا کہ یہ سوالات مسلسل نمبر کے مینے سے تین مرتبہ ڈیفرف ہو چکے ہیں اور آج آرڈر آف دی ڈے (Order of the day) پر آچکے ہیں مگر وزیر صاحب کی غیر موجودگی اور حکومت کی جانب سے ان کی رکوئسٹ آئی ہے اس سلسلے میں ہاؤس کو یہ گزارش کرنا چاہوں گا۔ کہ اس کو ڈیفرف کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وزیر صاحب مصروف رہتے ہیں اور اب ان کی مصروفیت آج کچھ زیادہ بڑھ گئی ہیں وزیر صاحب آجائیں تو جواب دیئے آج کل مصروف ہے اس لئے ان کی مصروفیت کا ہم خیال رکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد جائیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر۔ وزیر صاحبان اور بھی ہیں جواب دے سکتے ہیں میرا سر ازہری صاحب جواب دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : ان کی درخواست بھی آئی ہے اور انہوں نے کہا ہم اپنا کام بھی مکمل کر سکیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب پہلے یہ تین دفعہ ڈیفرف (Deffer) ہو چکے ہیں۔ مزید اگر ڈیفرف کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے یہ لوگ سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر : ان کی رکوئسٹ بھی آئی ہے ان کی رکوئسٹ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں جیسے عبدالرحیم خان نے کافی الحال ڈیفرف کرتے ہیں۔ اگر وزیر صاحب اگلی دفعہ

نہیں آئے تو میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ کسی وزیر صاحب کو تیار کریں وہ جواب دیں۔

۳۰۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انٹر کالج مسلم باغ کی بلڈنگ کافی عرصہ سے نامکمل ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں سال رواں کے دوران کلاسوں کی اجراء کا پروگرام ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے کس قدر فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور اگر نہیں تو کیوں نیز مذکورہ کالج میں کلاسوں کے اجراء میں تاخیر کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

بسم اللہ خان کا کڑبرائے (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ انٹر کالج مسلم باغ کی بلڈنگ کافی عرصہ سے نامکمل ہے جس کی وجہ مالی وسائل کی کمی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں سال رواں کے دوران کلاسوں کے اجراء کا پروگرام ہے جس پر عملدرآمد ہو چکا ہے اور باقی اسکول مسلم باغ میں کلاسیں شروع ہو چکی ہیں۔

(ج) مذکورہ کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے اس سال مبلغ چار ملین روپے مختص کئے جا چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال ۳۰۳ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب دیا گیا ہے کہ اس سال مبلغ چار ملین روپے مختص کئے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک رلیز نہیں ہوئے اپ رلیز کے بارے میں جواب دینا ابھی سال ختم ہو رہا ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑبرائے (وزیر): جناب اس پر اسی فیصد کام ہو چکا ہے کوشش یہ ہے کہ آنے والے مالی سال تک اس بلڈنگ کو مکمل کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس سال کے جو چار ملین ہیں ان میں کتنے ریز ہوئے ہیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): چار ملین کی رقم پوری ریز ہو چکی ہے۔ ریز لیٹ ہوئی ہے کام میں جو تھوڑی سی تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے ستر فی صد کام اس کا مکمل ہو چکا ہے۔ باقی کام جلد سے جلد مکمل کیا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں اس کے لئے وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے پانی کا انتظام نہیں ہے۔ ٹیوب ویل اور چار دیواری کے لئے بھی اس کا انتظام کریں گے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): اس کے لئے کل جو کل رقم ۱۲.۶۹ ملین تھی اور اس میں کور ایریا یا cover arier کو دیوار دینا۔ پانی کا انتظام کرنا۔ اس کے لئے پانی کا انتظام کرنا ہے اور اس وقت تو کلاسز ہائی سکول میں ہو رہی ہیں جہاں ایف اے، ایف ایس سی کے لڑکے وہاں پڑھ رہے ہیں۔ یہ بلڈنگ مکمل ہوگی۔ اس کی باؤنڈری وال (Boundry woll) جو ساڑھے ستر ہزار فٹ ہے اس کو کور cover کرنا۔ پانی کا انتظام کرنا جو تعلیمی ادارے کی ضروریات ہیں وہ مد نظر رکھی گئی ہیں۔ جو پوری کی جائیں گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جیسا کہ آپ نے بھی کہا کہ سکول میں کلاسز ہو رہی ہیں اس کو جلد مکمل کیا جائے گا۔ کالج کو مکمل کیا جائے تاکہ وہاں کلاسز ہوں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): پانی کے یعنی جو ایک تعلیمی ادارے کے لئے مثلاً جو تمام ضروریات ہیں وہ مد نظر رکھی گئی ہیں جو پوری کی جائیں گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اچھا تو یہ آپ کو علم ہے اور آپ نے بھی کہا کہ ہائی سکول میں ابھی کالج کی کلاسز ہو رہی ہیں

بسم اللہ خان کاکڑ: جی ہاں

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہاں ریکارڈ پہ بھی آیا ہے تو ہم رکورڈ

(Request) کریں گے کہ یہ جلد از جلد مکمل ہوتا کہ کالج میں کلاسیں شروع ہو جائیں۔

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر): میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ کوشش یہ تھی کہ یہ تمہیں

جون سے پہلے مکمل ہو جائے لیکن بہر حال ۹۸ء میں اس بلڈنگ کا کام مکمل ہو جائے گا اور یہ ہونا تھا

صرف وہ (Financial crises) کی وجہ سے ریٹیلز لیٹ ہوئی ہے اور یہ میرے خیال میں

ترجیح وہ ہے اور میں آپ کو یقین بھی دلاتا ہوں کہ یہ کام ترجیحی بنیادوں پہ مکمل ہو جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ۹۸ء آپ نے بہت لمبا کر دیا جناب ۹۸ء تو بڑا لمبا چوڑا

سال ہے۔

بسم اللہ خان کا کٹر وزیر: نہیں میں نے صرف یہ کہا کہ ایک تو (Financial

Year) جو جون میں ختم ہو رہا ہے میں نے صرف یہ کہا کہ یہ کام ۹۸ء میں مکمل ہو جائے گا

عبدالرحیم خان مندوخیل: بہت مرہانی

جناب اسپیکر: مرہانی جی اگلا سوال میرے عبدالکریم نوشیروانی کا سوال نمبر ۴۰۹ ہے

دریافت فرمائیں۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: question number 409 sir

جناب اسپیکر: Answer taken as read

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب اسپیکر: سچے ضمنی سوال آپ کا

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: question sir 140 teacher

ضمنی خاران میں

۴۰۹ میر عبدالکریم نوشیروانی: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

: مارچ ۱۹۹۷ء تا دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران ضلع خاران کے کل کس قدر اساتذہ کا تبادلہ کیا

گیا۔ نیز کن تبادلوں کے وجوہات کیا ہیں۔

بسم اللہ خان کا کٹر (صوبائی وزیر) برائے وزیر تعلیم:

(جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

مارچ ۱۹۹۷ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران ضلع خاران میں ایک سو چالیس اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا۔ یہ تبادلہ حکومت بلوچستان کے حکم کے تحت مدت تعیناتی مکمل ہونے کی وجہ سے یا مفاد عامہ کی خاطر عمل میں لائے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۰۴ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اگر اس سوال کے لئے مجھے موقع دے دیں کہ میں نے اس کا پوری طرح مطالعہ نہیں کیا ہے یہ مجھے لیٹ ملا ہے۔ اگر موقع دے سکتے ہیں کہ آنے والے دن آجائے۔

جناب اسپیکر: اگر آپ اس پر سوال کر سکتے ہیں تو کر لیں ورنہ اس کو تسلیم کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا۔ یہ تمام صوبے کی میونسپل کمیٹی کا اور کارپوریشن کا ہے اس لئے ہر ایک کا علیحدہ جھٹ ہے اور اس کا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی کام ہے۔ اس لئے اگر اس پر ہمیں موقع ملے تو بہتر ہے اور ریکارڈ پر آنے کے باوجود اس کو ڈیفیر کیا جاسکتا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اگر ڈیفیر کیا جائے تو موقع مل جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ ایک اہم سوال ہے اس کا ہمیں موقعہ نہیں ملا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اس کی تیاری کر لیں اور طریقے سے ہو سکتا ہے زیرو اور (zero

over) میں بات کر سکتے ہیں۔ کوئی اور بات کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ کونڈہ کا جو پروگرام ہے بہ امر مجبوری۔

کونڈہ کی کارپوریشن۔ اس میں آپ ذرا الٹ کو دیکھیں کونڈہ کے جنرل شہری علاقے میں ابھی تک

کوئی کام نہیں ہوا ہے ایسے ایک غیر اہم جگہ۔ ۱۱۰۸ سکیمیں ہوئی ہیں۔ کونڈہ کی مجموعی آبادی میں

کوئی کام نہیں ہوا ہے۔

-- گورنمنٹ کے سیاسی کاسہ لیس ہے اور اب زبردست وہاں بھرتیاں کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں آپ، جہاں تک تعلق ہے وزیر صاحب کا انہوں نے بڑا واضح طور پر کہا کہ یقیناً ہماری یہ پالیسی میں ایسے چیزیں ہیں ہم اساتذہ اور تعلیم اور محکمے کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں اور دیں گے اور ہم جو تباہ لے کر رہے ہیں واقعی یہ غلطی فرما رہے ہیں خود تسلیم کر رہے ہیں وہ۔

میر عبد الکریم خان نوشیر وانی: جناب اسپیکر تو ان کو کینسل کریں ان کی وجہ سے ہماری تعلیم میں خلل پڑا ہے جناب۔

جناب اسپیکر: جی سر دار صاحب۔ on point of order۔

سر دار عبدالرحمان خان کھیتر ان (وزیر): جناب اسپیکر میرے ایک معزز دوست بسم اللہ خان صاحب جو اب نہیں دے رہے ہیں عرض ہے کہ کریم نوشیر وانی صاحب یہ عرصہ دیکھ لیں مارچ ۱۹۹۷ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء تک یہ اس وزیر صاحب کے زمانے کا ہے جو بہت زور آور وزیر تھا وہ اپنی مرضی چلاتا تھا اس زمانے میں ہوا اب وہ وزارت یہاں نہیں رہی ہے ابھی اچھی جگہ پہ آئی ہے انشاء اللہ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اب آئندہ نہیں ہوگا۔ کم ایجوکیشن کے حوالے سے اور اس میں # teaching staff کے حوالے سے جو اساتذہ ہیں ان کے حوالے سے ہم یہ وہ دور کریں گے۔

سر دار مصطفیٰ خان ترین: آپ لوگ کچھ نہیں کر سکتے ابھی اور کتنا نام آپ لوگوں کو چاہئے تعلیم تو برباد ہو گئی آپ اسکولوں کے لئے اتنے وقت میں کچھ بھی نہ کر سکتے جناب۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں سر دار مصطفیٰ خان

بسم اللہ خان کا کر (وزیر): ۱۸ مارچ کو میٹنگ رکھی گئی ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے اور اسکولوں کے حوالے سے حکومت خصوصی طور پر توجہ دے رہی ہے اور نوٹس لے رہی ہے۔

جناب اسپیکر: مصطفیٰ خان منسٹر تسلی دلا رہے ہیں۔

میر عبد الکریم خان نوشیر وانی: اسپیکر صاحب میں چاہتا ہوں کہ یہ ۱۲۰ ٹیچرز کو

ایک وقت ٹرانسفر کیا ۹ مہینے کے دوران۔

جناب اسپیکر: ایک وقت نہیں کیا بھائی۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب آپ ان کے لئے کیا کارروائی کریں گے یہ جو ٹرانسفر کر دئے گئے ہیں ان کا کیا کرنا ہے آخر۔

جناب اسپیکر: جی سردار کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان: بسم اللہ خان ایک منٹ

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): جناب اسپیکر ٹرانسفر ایک سزا تو نہیں ہے

جناب اسپیکر: دیکھیں میری بات سننے میں عرض کرتا ہوں

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: جناب یہ ٹرانسفر سزا ہے point of order

جناب اسپیکر میری بات سننے آپ

سردار عبدالرحمان خان کھیتر ان: point of order یہ میں بول رہا ہوں

نوشیروانی صاحب

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: point of order جناب اسپیکر میری عرض

سنیں جناب اسپیکر بات سنیں اس وقت آپ نے اختیارات ڈی او کو دیئے ہیں ڈی او جو ہے آپ کے

ہے اگر اس کو نہ ہی لیں ۹۰۰ اساتذہ تین ۹ مہینے میں اتنا وہ جو ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو بچھلی وہ جو

کار کردگی تھی وہ کوئی کام کی نہیں ہے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تبادلے

کرتے ہیں لیکن میں ان سے یہ پوچھتا ہوں اگر ان کو تعلیم سے اتنی ہمدردی ہے ہمارے حلقے میں

ہمارے خیال میں پانچ چھ مہینے پہلے ان کو کہا ہمارے ایسے اسکول ہیں جہاں ہیڈ ماسٹر نہیں ہے اور

آپ لوگ تبادلے کرتے ہیں جہاں ضرورت ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: statement آپ نہ دے دیں سوال کریں جی آپ۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: سوال یہی ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اتنی ہمدردی

ہے اسکولوں کے ساتھ یہ اچھا ہے یہ برابر ہے ہم اسکول کی خاطر یہ کرتے ہیں تو آپ ہمارے حلقے پر نظر ڈالئے میں اس دن سیکرٹری کے پاس بھی گیا میں نے ان کو آدمی بھی بتایا کہ ہمارے ماڈل اسکول کا پرنسپل ہمارے خیال میں ایک سال سے نہیں ہے ہمارے حرم زئی اسکول کا ہیڈ ماسٹر چار سال سے نہیں ہے ہمارے ایگزٹو کا ہیڈ ماسٹر تین سال سے نہیں ہے اور آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تیار لے ہم لوگ اس لئے کر رہے ہیں ڈاکٹر مالک تو ابھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : now cross take please

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر) : میں معزز رکن کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور

گورنمنٹ نے اس کے لئے کمیٹی بنائی ہے کہ کم از کم محکمہ تعلیم کے حوالے سے بینک کو بھی re-

lease کیا جائے اور تعلیم میں reformes لانے کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے یہ کہ fi-

financial اس کی وجہ سے بن رہا ہے اور جو مصطفیٰ خان ترین صاحب فرما رہے ہیں میرا اپنا بھی

ڈسٹرک کا اس کا مطلب کہ بہت سے اسکول بغیر ہیڈ ماسٹر کے چل رہے ہیں بہت سے اسکولوں

میں اساتذہ کی کمی ہیں اور اس پہ حکومت اتنی ہی وہ لے رہی ہے اور اس کے لئے اسی وجہ سے

کمیٹی نے ایک علیحدہ کمیٹی بنائی ہے جو ۱۸ تاریخ کو مل کے یہ جو ایجوکیشن کم از کم.....

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر) : جس منسٹر کے وقت میں ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کو

آپ کے اس ایریاء کوئی سیاسی وہ نہیں تھا کسی سیاسی جو الے سے یہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : لیکن میرے خیال میں اکثر وہ ان کا مکمل ہوا ہوگا۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) : سر ایک تو ان کا کافی دیر سے وہ آئے تھے اور میرے

خیال میں وہ پچھلی گورنمنٹ میں سب سفارش وغیرہ پہ آئے تھے اور کافی میرے خیال میں

زیادتیاں کر رہے تھے اسے علاقے کے لوگ پسند نہیں کر رہے تھے اس وجہ سے میرے خیال میں

ان کو ٹرانسفر کیا ہوگا۔

جناب اسپیکر : متعلقہ وزیر کو پتہ ہوگا کہ ٹرانسفر کیوں ہوئے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) : سر میرے خیال میں تھوڑا بہت مجھے بھی پتہ ہے۔

ب اسپیکر: نہیں یہ تو آپ کی اپنی ذاتی رائے ہے نہ جی۔

مبدا لکریم خان نوشیروانی: جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں جناب آپ مجھے

ب دین کہ ۱۴۰ ایک ہی ڈسٹرک سے آپ جب ٹرانسفر کرتے ہو تو وہاں ایجوکیشن پر کیا

اثر پیا آپ کے خیال میں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں بسم اللہ خان آپ یہ بتائیں کہ کتنوں کا عرصہ پورا تھا

tenure and posting جو ہوتا ہے تو اتنا تادے ان کو بس۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): اس میں مطلب یہ دیا گیا ہے کچھ تو tenure پوری ہوتی

ہے کچھ چیزوں کے لئے نوشیروانی صاحب آپ میری پوری بات تو سنیں۔

میر عبد لکریم خان نوشیروانی: میرا سوال صرف اتنا ہے کہ ۱۴۰ ایک وقت قلم

نیچے لکھا ہوا ہے میرا سوال آپ دیکھیں انہوں نے خود یہاں لکھا ہے مفاد عامہ کی خاطر انہوں نے

جو مکمل ٹرانسفر کے کون سے مفادات تھے گورنمنٹ کے یا لوگوں کے

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): تو مطلب اس وقت جو اساتذہ متاثر ہوتے ہیں جو شاگرد

متاثر ہوتے ہیں اس سے پہلے جو ہوتا ہے وہ مفاد عامہ ہوتا ہے آپ بھی آجاتے ہیں کہ میرے

اسکول میں اس وقت جو ٹیچر لگائے ہوئے تھے وہ اس اسکول کو صحیح نہیں چلا رہے ہیں اور میں سمجھتا

ہوں کہ ۱۹۰۰ اساتذہ میں آپ بھی مطلب پچھلی حکومت کے محکمہ تعلیم کے حوالے سے آپ کے

علم میں بہت کچھ ہے مطلب اور بھی ایسے موضوعات تقریباً ۱۰ مہینوں میں ٹرانسفر کیا گیا اور یہاں

لکھا ہوا ہے کہ مفاد عامہ کے خاطر عمل میں لائے گئے ہیں جناب ۱۴۰ ٹیچرز جب ایک وقت میں

ایک جنبش قلم میں ٹرانسفر کیا کون سا مفاد عامہ تھا ہاں لوگوں کے مفادات کی خاطر البتہ اگر ایک

ٹیچر یا دو ٹیچر زیادہ چلو غیر حاضر ہوئے تھے مگر ۱۰ ٹیچر بیک وقت اگر ٹرانسفر کیا جائے تو

میرے خیال میں جناب تعلیم پر کتنا اثر پڑے گا؟

جناب اسپیکر: شکر یہ جناب فرمائیں بسم اللہ خان۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): جواب میں نے وضاحت بھی کی خاران کا جہاں تک تعلق

بے خاران میں کل اساتذہ کی تعداد تقریباً ۸۵۰ ہے اس میں ۹ مہینے میں یہ ٹرانسفر ہوا ہے ایک وقت جنبش قلم جس طرح نوشیروانی صاحب فرما رہے ہیں ایک جنبش قلم نہیں ہوا ہے تو اس میں کچھ اساتذہ کا tenure پورا ہوتا ہے کچھ اساتذہ کو اس کے مفاد میں۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : point of order جناب اسپیکر آپ جناب منسٹر صاحب آپ ہمیں صحیح جواب دیں ۱۳۰ کا ایک ہی وقت میں کیسا tenure پورا ہوا ہے کیوں نہیں کہتا ہے کہ یہ گورنمنٹ جب سے وجود میں آئی صرف اور صرف اس کا کام یہی ہے۔ transfer and posting تو transfer and posting اس صوبے کے مفاد میں نہیں ہے جناب آپ مجھے صحیح جواب دیں

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر) : میں آپ کو درست جواب دے رہا ہوں کہ ۹ مہینے میں ۱۹۰۰ اساتذہ میں سے ۱۳۰ ہوا ہے ایک قلم جنبش نہیں ہوا ہے

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : point of order جناب اسپیکر صاحب یہ سیاسی بنیاد پر سیاسی base پر یہ ٹرانسفر ہوئی ہیں

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر) : گروہ سیاسی طور پر ہوئے ہیں تو آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ یہ ٹرانسفر اس وقت جو ہوئے ہیں ان کو شاید کوئی سیاسی وہ تھا وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے بہر حال اس میں کوئی سیاسی اشو نہیں ہے

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : point of order جناب اسپیکر منسٹر صاحب آپ وہ نہ کریں سیدھا جواب دے وہ کیا ہے وہ کا جواب مجھے دیں

میر عبدالکریم خان نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اگرچہ وہاں وزیر تھے اب چیف منسٹر کے ڈائریکٹ آرڈر سے ٹرانسفر ہو رہی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر اچھا ہوا وزیر صاحب آگے اب ہماری ایجوکیشن میں اصلاحات ہو جائیں گی۔ لیکن جناب والا جب وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ واقعی حرزئی میں اتنے سال سے ہیڈ ماسٹر نہیں ماڈل اسکول میں نہیں اور یہ بڑے بڑے اسکولوں میں

ہیڈ ماسٹر نہیں اور یہاں ان کی نظر خاران پر پڑ گئی۔ یعنی کیا یہ سچ نہیں کہ یہ خاص سیاسی انتقامی کارروائی نہیں ہے۔ جناب والا بات یہ ہے کہ آپ اہم اہم پوسٹوں پر ایکشن نہیں لیتے اور یہاں خاران میں ۱۳۰ اساتذہ کو تبدیل کرتے ہیں تو یہ انتقامی کارروائی ہے ہم آپ سے یہ یقین دہانی مانگیں گے کہ آپ مہربانی کریں یہ انتقامی کارروائی چھوڑیں۔ کیا یہ انتقامی کارروائی نہیں تعلیم ہو یا کچھ اور ہر جگہ پر انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں یہ جو ہے صوبے کے لئے نقصان ہے آپ یہ یقین دہانی کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی یقین دہانی کرا دیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): میں جناب رحیم صاحب کو عرض کرتا ہوں ایک تو انہوں نے خاران کا پوچھا ہے اس دوران میں پورے بلوچستان میں ٹرانسفر ہوئے ہیں جو ان کو پتہ نہ ہو۔ انہوں نے صرف خاران کا کہا تھا صرف خاران میں نہیں ہوا ہے اس وقت میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ محکمہ تعلیم میں کسی طور پر انتقامی یا سیاسی بنیاد پر کوئی تقرری کوئی ٹرانسفر نہیں ہوگا جو کمیٹی بتائی گئی ہے وہ کمیٹی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس سے بالاتر ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ مداخلت

اس فلور پر یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے ہم سنجیدہ ہیں اس محکمہ کو سدھارنا چاہتے ہیں کسی قسم کے سیاسی یا انتقامی حوالے سے اس میں ٹرانسفر پوسٹنگ نہیں ہوگی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: بھڑٹیکہ جناب آپ کو اختیارات ہوں جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر: ایجنڈے کا دوسرا آئٹم ہے۔ رخصت کی درخواستیں اگر ہوں سیکرٹری صاحب پڑھئے۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی: سردار بہادر خان بنگلوی صاحب نے ہارسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: جناب سعید احمد ہاشمی صاحب نے تمہیں اپریل سے اختتام اجلاس تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: میر فائق علی جمالی صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر عبدالکریم نوشیروانی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب منسٹروں کی رخصت کی درخواستیں منظور نہیں کی جاتی ہیں۔ ہم اس کے حق میں نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: پتہ ہے آپ تشریف رکھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: نواز زوہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء پر تمہیں اپریل سے اختتام اجلاس تک رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوٹانی صاحب تمہیں اپریل اور آج دو مئی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: ایک تحریک التوا ہے منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل پڑھ لیجئے۔

تحریک التواضع

عبدالرحیم مندوخیل: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت اس تحریک التواضع نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس فوری اسمبلی کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ ایک صوبائی وزیر نے سینٹ فرانس گرامر اسکول کے پرنسپل مسٹر کلرینس اور عملے کے دو اراکان کو اسکول کی لیڈی ٹیچر کو ٹرانسفر کرنے پر مسلح افراد کے ذریعے اغوا کر لیا اور لیڈی ٹیچر کے ٹرانسفر کو منسوخ کرنے کے وعدہ پر مغوی پرنسپل اور عملے کے اراکان کو رہا کر دیا۔ صوبہ کے عوام اور اساتذہ اور طلباء میں اس غیر قانونی غیر اخلاقی واقعہ کے ارتکاب پر تمام صوبہ میں اشتعال اور خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور سینٹ فرانس گرامر اسکول اور کنونٹ گرامر اسکول سیکرڈ ہارٹ اسکول اور سینٹ مائیکل اسکول اس احتجاج میں بند ہیں۔

جناب اسپیکر: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت اس تحریک التواضع نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس فوری اسمبلی کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ ایک صوبائی وزیر نے سینٹ فرانس گرامر اسکول کے پرنسپل مسٹر کلرینس اور عملے کے دو اراکان کو اسکول کی لیڈی ٹیچر کو ٹرانسفر کرنے پر مسلح افراد کے ذریعے اغوا کر لیا اور لیڈی ٹیچر کے ٹرانسفر کو منسوخ کرنے کے وعدہ پر مغوی پرنسپل اور عملے کے اراکان کو رہا کر دیا۔ صوبہ کے عوام اور اساتذہ اور طلباء میں اس غیر قانونی غیر اخلاقی واقعہ کے ارتکاب پر تمام صوبہ میں اشتعال اور خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور اور سینٹ فرانس گرامر اسکول اور کنونٹ گرامر اسکول سیکرڈ ہارٹ اسکول اور سینٹ مائیکل اسکول اس احتجاج میں بند ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ اپنی اس تحریک التواضع ایڈ میز بلٹھی پر کچھ ارشاد فرمائیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر اس تحریک التواضع مصطفیٰ خان بھی تائید کرتے ہیں صرف ریکارڈ کے لئے ہے جناب اسپیکر ویسے تو اللہ تعالیٰ ستر العیوب ہے۔ انسان غلطی کرتا ہے اس کے بارے میں ہونا تو چاہئے کہ انسان بات نہ کرے۔ عام طور پر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب یہ مسلسل ایسے اعمال ہوتے ہیں کام ہوتے ہیں تو مجبوراً

وہ محفل میں بھی بیان کئے جاتے ہیں سو سائنسی میں بھی بیان کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سو سائنسی کے اس اہم نمائندہ اجلاس جو ہمارے صوبے کی اس صوبائی اسمبلی میں بیان کرنا مجبوری ہے جناب والا۔

ایسے ہی ہمارے صوبے میں تعلیم بہت کم ہے تعلیم ہے نہیں دوسری طرف کچھ ادارے بن گئے ہیں جنہوں نے کام بھی کیا ہے ان تعلیمی اداروں کو ہونا یہ چاہئے کہ ان کو انکریج کیا جائے۔ ان کو کامیاب کیا جائے۔ ایک پبلو اور ہے انسان خطا کا پتلا ہے لیکن پھر زور جبر سے ایسے کام کسی کی بے عزتی ہو۔ یہ مجموعی طور پر انسانی طور پر بھی اسلامی طور پر بھی پشتون اور بلوچ کی روایات بھی یہ انتہائی غلط کام ہے۔ اس کے بعد حکومت کا پبلو پہلے تو ہم کہتے ہیں مارشل لاء کی حکومت ہے انگریزوں کی یا امر کی حکومت ہے یہ ہے وہ ہے لیکن اب جبکہ بڑے اسٹرنگل سے جمہوری حکومتیں بنی ہیں۔ یعنی جمہوری آئین بنایا گیا ہے میں یہ کہوں کہ عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔

بہر حال جمہوری طور پر بنایا گیا ہے اور اس کے تحت منتخب نمائندے اور پھر منتخب نمائندے میں ہماری جو پارٹیاں ہیں برسر اقتدار حکومت کی وہ ہر پارٹی اپنے اپنے طور پر کلیم کرتی ہے۔ کوئی پارٹی جمہوریت کوئی اسلام کوئی وطن پرستی یہ تمام ایسی آئیڈیالوجی کے علم بردار ہیں۔ ایسے ماحول میں تعلیم کو بھی انکریج کرنا چاہئے عزتوں کا بھی تحفظ ہونا چاہئے اور غیر قانونی عمل یعنی ہم کہتے ہیں رول آف لاہو۔ قانون کی حکمرانی ہو۔ یہاں ادارے ہیں یہاں اسمبلی ہے۔ یہاں ہائیکورٹ ہے یہاں دوسرے ادارے ہیں رول آف لاء فرض کیا کسی شخص نے کوئی غیر قانونی کام بھی کیا ہے لیکن رول آف لاء ہے قانون کے تحت اس کی جواب دہی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہاں بالکل ہر معنوں میں جمہوریت کے خلاف انسانیت کے خلاف۔ پشتون بلوچ روایات کے خلاف ہیں اور ان سیاسی دعوؤں کے خلاف ایک بہت بڑا افسوسناک واقعہ ہوا۔ اور ان سیاسی دعوؤں کے خلاف یعنی ایک بہت بڑا افسوسناک واقعہ ہوا کل اخباروں میں آیا کہ سینٹ فرانسس گرامر اسکول کے پرنسپل کو اغوا کیا بزور ہمدردی بزور کلاشن کوف اور کس نے اغوا کیا کابینہ کے ممبر نے اور اس سے آگے میں جاؤں گا نہیں اسلئے کہ یہ یعنی ان منسٹروں کو اور کابینہ کے ممبران کو یہ سوچنا چاہئے کیا وہ تمام کابینہ کو استعفیٰ نہیں دینا چاہئے اس پر کیا اختر مینگل صاحب جو وزیر اعلیٰ ہیں لیڈر آف دی ہاؤس ہیں کیا

اس کے اپنے ideology کا جو دعویٰ کرتے ہیں وہ اس کی پابندی نہیں کرتا کہ وہ خود حیثیت چیف جسٹس کے استعفیٰ دے دیں یہ کوئی معمولی واقعہ ہے جو یہاں ہوا کوئٹہ میں۔ میں پھر کوئٹہ کے اسمبلی اور ہائی کورٹ اور سیکرٹریٹ کے درمیان اس حد تک یعنی ناروا کارروائی اور جسٹس صاحب اور کابینہ والے بیٹھے ہیں اس لئے جناب والا میں یہ request کرونگا ہاؤس سے جناب اسپیکر آپ سے کہ اس تحریک التوا کو بحث کے لئے منظور کیا جائے کہ اس پہ مکمل بحث ہو جائے یہ جناب والا ہمارى request ہے

جناب اسپیکر: کون جی جی بسم اللہ خان

بسم اللہ خان کا کڑ: جناب اسپیکر جو واقعہ ہوا جس واقعہ پہ تحریک التوا معزز رکن نے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس کی اہمیت اور احساس ہونے کے حوالے سے انتہائی سخت نوٹس لے چکی ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے ذاتی طور پر دو وزراء ایک ایم پی اے ایک ایڈوائزر جناب احسان شاہ پرنس موسیٰ جان جان محمد جمالی اور شوکت بھیر مسیح کو وہاں بھیجا وہاں ان کے جو پرنسپل صاحب ہیں سرکلر نمٹس اور جو اساتذہ تھے مسٹر یونس مسیح اور مسٹر آگسٹن ان سے ملاقات کی ان سے افسوس کیا ان سے واقعہ کے حوالے سے تمام معلومات حاصل کیں اور اب ایک بچے وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو وقت دیا ہے وزیر اعلیٰ ان کا وہ پورا خود سنیں گے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بالکل کلیئر اس میں کہا ہے کہ جو بھی اس واقعے میں ملوث ہو اس کے خلاف کارروائی ہوگی اور تحقیقات ہوگی اب تک آج ایک بچے یہ جو اساتذہ ہیں ایک بچے وزیر اعلیٰ سے ان کی ملاقات ہے ان کے پاس ہمارے وزیر گئے ہیں اور اس واقعہ کو سب نے اس کی اہمیت کے حوالے سے محسوس کیا ہوا ہے لہذا میں سمجھتا ہوں اس پہ بحث کی اجازت مزید دینا چونکہ اس واقعے کا اس حوالے سے جس طریقے سے معزز ارکان چاہیں اور ہم اس میں پورے شریک ہیں کوئی بھی اس گورنمنٹ کا اس اسمبلی کے فلور کا جو بیٹھا ہوا ہے کسی بھی شخص نے اس واقعے کو غیر سنجیدہ یا غیر اہم نہیں کہا ہے جو اسی کے جیاد پہ ہمارے یہ وزرا وہاں پہ گئے ہیں ان سے ملے ہیں ان سے افسوس کیا ہے ان سے واقعے کے نوعیت کے بارے میں یہاں مشرودہ جو نہیں آیا اس کا نام لکھا ہوا ہے وزیر اعلیٰ ان سے خود

ملاقات کرینگے اس یقین دہانی پر کرینگے کہ اس واقعے میں جو بھی ملوث ہوگا اس کے خلاف تحقیقات ہوگی اور کارروائی ہوگی تو جب ایک جے وہ مل رہے ہیں پرنسپل صاحب اساتذہ صاحب یا ان کے جو بھی ہے وہ ان کے گھر پہ ہمارے وزرا جائیں گے اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ حکومت اس واقعے کا نوٹس لے چکی ہے اور اس کے اہمیت کے حوالے سے بھی نوٹس لے چکی ہے لہذا ہمارے ارکان کو اس حوالے سے مطمئن ہونا چاہئے شکریہ

جناب اسپیکر: آپ کی اسٹیٹ منٹ کے بعد تو یہ واضح ہو گیا کہ criminal op- pence ہوا ہے ایک جرم کا اعتراف ہوا ہے

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): وہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے حوالے سے وہ گئے ہیں ان کو خود بلایا گیا ہے جن لوگوں سے وہ ملیں گے سی۔ ایم ایک جے ان سے مل رہا ہے متعلقہ ان سے خود مل رہا ہے اور وہ ان کے جتنا بھی یعنی وہ واقعہ ہوا ہے اس کی تفصیل معلوم کریں گے اور یہ یقین دہانی سی۔ ایم صاحب نے حکومت نے کرائی ہے کہ واقعہ میں ملوث ارکان جو بھی لوگ ہونگے ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔

جناب اسپیکر: پولیس نے اس کا cognizance لیا ہے
بسم اللہ خان کا کڑ: پولیس کا یہ موقف ہے کہ پولیس نے وہ ایف آئی آر اس کے لے گئے ہیں ایف آئی آر میں شاید کوئی نوٹیفکیشن نہیں ہوا ہے اور بات یہ ہے اس حوالے سے وہ جائیں گے وہ کلیر کریں گے کہ کن کے پاس گئے تھے بہر حال یہ واقعہ جس طریقے سے رکھا گیا ہے اس واقعے کی اہمیت کو محسوس کیا گیا ہے اس کو feel کیا گیا ہے اور اسی حوالے سے اس پہ جانچے حکومت کے ارکان سے ملاقات کی ہے ان سے افسوس کیا ہے اور وہ اس چیز سے وہ ہوئے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سے ایک جے ملاقات کر کے اس مسئلے کا جو بھی ان کو تکلیف ہوئی ہے یا ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے گورنمنٹ آف بلوچستان اسی طریقے سے ان کو مطمئن کرینگے۔

جناب اسپیکر: جی جناب عبدالرحیم خان صاحب
عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر اس میں متعلقہ شخص یا پارٹی متعلقہ شخص

میں کوئی گناہ یا اشخاص یہ ان کے بالکل علاوہ یہ افسوس تو صوبے کے لئے یہ مسئلہ یہ وہ نہیں ہے وہ
 شخص بالکل ابھی آپ تسلیم کریں وہ تو غریب آدمی ہے اس کو آپ کہیں بھی بیٹ سکتے ہیں مار سکتے
 ہیں اور اس پہ مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ کہیں کہ وہ ٹھیک ہو گیا اور compensate ہو گیا یہ اس کا
 مسئلہ نہیں ہے یہ صوبے کا مسئلہ ہے اور صوبے کے گورنمنٹ نے یعنی یہ کرائم کیا اگر میں یہ کہوں
 کہ collective ذمہ داری بالکل اس میں اس لئے اس مسئلے کو اس طرح نہیں لیتا ہے ایک تو یہ
 جیسے اپنے سوال کیا کہ ایف آئی آر ہے ابھی تک آپ نے اس منسٹر کو معطل کیا ہے یا نہیں عیثیت
 کا پتہ کے ممبر کے آپ نے دو دن میں کم از کم انگریزی میں کہتے ہیں prima facie case یہ
 جو ہوتا ہے ایف آئی آر میں prima facie case ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی کیس ہے یا نہیں
 اس میں مزید evidence کی ضرورت نہیں ہے بظاہر ہی کیس ہے میں صبح آرہا تھا یعنی
 اخبار بھی اس میں تھکی کرنا پڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے وہاں اسکول کے دیوار پہ دیکھ کر کہ
 وہاں باقاعدہ بیڑ ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے لہذا اتنا evidence ہمارے پاس تھا ایک کیس ہے
 اپنے منسٹر کو معطل نہیں کیا ہے آپ نے منسٹر کو یعنی خارج نہیں کیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ پھر
 انکو آڑی کرینگے اور منسٹر صاحبان وہاں گئے وہ تو انہی جگہ پر ان کے compensation آپ
 کریں اپنے طور پہ لیکن اسمبلی کو اس ہاؤس کو اس صوبے کے عوام کو ان کو آپ نے compen-
 sate کرنا ہے اس لئے جناب والا اس میں یہ بحث ضروری ہے انتہائی ضروری ہے اس پہ بحث کئے
 بغیر بلکہ آپ کی گورنمنٹ نے تو پہلے بھی ذرا نام لینا افسوس ہوتا ہے لیکن آپ کی ایجوکیشن کا پہلے
 بھی ایک وہ ہے مشیر اخباروں میں آیا ہے شالدرہ گرلز سکول یعنی بد تمیزی کرتے ہیں اساتذہ کے
 ساتھ ہی بہت سی چیزیں ہیں اس لئے یہ ایک سادہ مسئلہ نہیں ہے یہ ایک قسم کا ایک ٹریڈ ہے
 یہاں آپ جو ہیں ایک قسم کا facist اور میں اس کو ان الفاظ میں لاؤں گا وہ feudal رجحان کہ
 کسی کے گھر سے کسی کے حق آپ لے جا سکتے ہیں اور ہی آپ کو اختیار ہے یہ آپ کا حق ہے تحفظ
 آپ نے دینا ہے۔ تحفظ آپ نے دینا ہے آپ گورنمنٹ ہیں اور انتظام آپ نے کرنا ہے وہ خود اتنا
 بڑا کرائم کرے۔ جناب والا۔ اس لئے یہ مسئلہ اسمبلی میں بحث کیلئے ضروری ہے۔ اور اسمبلی اس پر

cognizante اس وقت تک لے جب تک اس کا مکمل صحیح حل نہ ہو جائے۔ اس وقت تک یہ

اسمبلی۔ He Should take cognizance of the issue of the parlia-

ment اب اس کا cognizance یہی ہے کہ اسمبلی اسے بحث کے لئے منظور کر لے۔

جناب اسپیکر : شکر یہ۔ میں چاہوں گا کہ جان محمد جمالی صاحب سردار مصطفیٰ ترین صاحب

آپ بھی محرک ہیں۔ آپ اس پر بولئے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین : جناب والا پرسوں یہاں یہ بھی بحث ہوئی۔ کہ غنڈہ اور

دہشت گردی وغیرہ۔ لیکن آج ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سب کچھ گورنمنٹ خود کر رہی ہے۔ ایک

عورت کا اگر تحفظ نہیں کیا جاسکتا ہے اس صوبے میں ہمارے خیال میں گورنمنٹ کے منہ پر تھپڑ

مارا اور اس معزز اسمبلی کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اگر ہم اس پر بھی غیرت نہیں کریں تو میں کہتا ہوں

کہ کل میں اپنے گھر پر بھی غیرت نہیں کر سکوں گا اور گورنمنٹ والے یہی دلائل دیتے ہیں تسلی

دیتے ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ میں نے اس دن بھی کہا کہ غنڈہ گردی میں سب گورنمنٹ کا

ہاتھ ہے ان کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ جناب والا۔ تین چار دن پہلے جو ہندو شراب پیتے ہوئے پکڑے

گئے۔

جناب اسپیکر : اس کا تعلق اس مسئلہ سے نہیں ہے۔ اس کو چھوڑیے

سردار مصطفیٰ خان ترین : جناب والا ایک ایم پی اے نے وہاں تھانے میں دھرنی دیا۔

جناب اسپیکر مجھے بولنے دیجئے یہ اس سے متعلق پوائنٹ ہے یہ ان کی کیا حرکات ہیں فیسر اور

پارلیمنٹ کے ممبر وہاں جا کر دھرنی دے اور ملزم کو چھڑا کر لے گیا۔ جناب والا تین مسلم شراب

پیتے ہوئے ان میں سے دو مر گئے اور ایک ہسپتال میں تھا۔ گورنمنٹ کے آدمی پولیس سے اسے

زبردستی لے گئے۔ یہ گورنمنٹ کیسے عوام کو تحفظ دے گی۔ آج ایک عورت کا تحفظ نہیں کیا

جاسکتا ہے تو پھر یہ لوگوں کا تحفظ کیسے کریں گے میں تو یہ کہوں گا کہ جام صاحب مرحوم ایک

غیرت مند آدمی تھے۔ اس کے وزیر نے ایک کلرک کو تھپڑ مارا جس پر انہوں نے دو گھنٹے کے

اندرا اندر کاہنہ سے نکال دیا۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ کل کسی کی عزت لوٹے اور اس

پر آپ جرگہ کریں۔ یہ کونسی انصاف کی بات ہے۔ آپ کا حق یہ بتانا تھا اسی دن اسی وقت ایف آئی آر درج ہوتی اور ملزموں کو پکڑ لیا جاتا۔ لیکن یہاں پر گورنمنٹ ان کا تحفظ کرتی ہے۔ لوگوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں۔ گورنمنٹ ان کا تماشا دیکھ رہی ہے اور ان کی سرپرستی کر رہی ہے۔ جناب والا۔ اس مسئلہ پر بحث اس صوبے کے لئے ایک بد نما داغ ہے۔ کل کو یہاں لوگ کیسے تعلیم حاصل کریں گے۔ کیسے کسی گلی میں جائیں گے کیسے جا کر لوگوں کے بچوں کی خدمت کریں گے۔ یہ تو چہر نہیں جاسکیں گے کہ کون سا جیسے شہر میں میں سیکرٹریٹ کے سامنے زرغون روڈ پر لوگوں کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ تو کل کو لورالائی میں ان کی کیا عزت چے گی۔ تو پھر کل پشین میں کیا ہوگا۔ کوہلو میں تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے کہ ان کی عزت چے۔ یہ پھر نہیں ہو سکے گا میں تو یہی کونگا اس اسمبلی سے کہ اگر آپ لوگوں میں تو اس وزیر کو اسی وقت اس کا پینہ سے نکالا جائے۔

جناب اسپیکر: جناب اسپیکر کے حکم سے کاروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: اور جو لوگ بھی اس میں ملوث ہیں انہیں ایک گھنٹے کے اندر اندر گرفتار کر کے اس کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیا جائے۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر اس وقت میں جن خیالات کا اظہار کرونگا وہ میری ذاتی رائے ہے۔ یہ بات تو بالکل تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ایک افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ اس پر ہمیں جناب اسپیکر کے حکم سے کاروائی سے حذف کئے گئے افسوس ہے۔ اور ایک بچے میں اور وزیر اعلیٰ صاحب ان کو مل رہے ہیں تو آئیے انتظار کرتے ہیں آج کے دن اس کے بعد دیکھتے ہیں کہ اس تحقیقات کے بعد کیا ہوتا ہے ۵ مئی کو اجلاس ہے۔ اس کے علاوہ ۸ اور ۹ تاریخ کو بھی اجلاس کے دن ہیں۔ اس وقت تک کے لئے اس تحریک التواء کو موخر کر دیں۔ تحقیق ہو جائے۔ اس پر ایکشن کیا ہوتا ہے۔ پھر دوبارہ اس ایوان میں آجائیں۔ میں یہ بات اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ میں اس وقت ٹریڈی ہینجز پر ہوں۔ جناب اگر یہ روایات ہمارے صوبے میں شروع ہوئیں تو آج ہمارے بھائی جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ کل جب وہ ٹریڈی ہینجز پر بیٹھیں گے تو ان سے بھی یہ صوبہ نہیں چلے گا۔ یہ میری چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا عبدالواسع صاحب آپ اس میں میری کچھ رہبری کریں۔

مولانا عبدالواسع: بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکلی (قرآنی آیات بیان فرمائیں)

جناب اسپیکر: اس معزز ایوان میں اب جس تحریک التوا پر بحث ہو رہی ہے میرے خیال

میں اگر یہ حکومت کی طرف سے ہو تب بھی یا اپوزیشن کی طرف سے ہو تب بھی گو یہ تحریک

التوا اپوزیشن کی طرف سے لائی گئی ہے۔ یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس پر ہم نے

ان کا ساتھ دینا ہے۔ اگر اس طرح کے واقعات ہوں۔ اخبارات میں آیا اور ہمارے لبلاغ عامہ میں

بھی کہ ہمارے ایک مشیر صاحب نے کاسی قلعہ میں وہاں کی جو ٹیچر تھی یا اساتذہ انہوں نے انہیں

لائسنس میں کھڑا کیا تھا۔ ان کا فوٹو اور ویڈیو بنانے کیلئے انہیں دوپہر تک کھڑا کیا تھا۔ جناب اسپیکر۔ یہ

بات ہمارے اسلامی روایات کے سراسر خلاف ہے اور اس طرح ہمارے بلوچ اور پٹھان کی روایت

کے بھی خلاف ہے۔ میرے خیال میں یہ ٹرانسفر تو نہ کوئی سزا ہے۔ جیسا کہ میرے ساتھ بسم اللہ

کا کز صاحب نے فرمایا کہ ٹرانسفر کوئی سزا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ٹرانسفر کو اس حد تک

لے جانا کہ اس کی وجہ سے پرنسپل کو اغوا کر کے لے جانا اور اسے بددوق اور کلا شکوف کے زور پر

میرے خیال میں یہ ہماری روایات کے بالکل خلاف ہے اور منسٹر صاحب نے اس پر جو یقین دہانی

کرائی اس کے بعد میں عبدالرحیم مندوخیل اور دوسرے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اب

تک تو ایوان کے سارے اراکین کو بھی معلومات نہیں ہیں۔ اس پر کابینہ غور کرے گی چیف منسٹر

کی میٹنگ میں اور اپنی رائے کا اظہار بھی کریں گے اس کے بعد اگر کوئی صحیح حل نہیں نکالا تو اس پر

بحث کر لی جائے۔ اب تک تو کابینہ کے اراکان نے اور حکومت نے اس معاملے پر غور شروع نہیں

کیا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس وقت تک اسے موخر کر دیں۔ اگر اس کا حل نہ نکالیں تو یہ

کوئی اچھی بات تو نہیں ہوگی۔ یہ جو التوا کی تحریک اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اور ہم اس کی

مخالفت کریں بلکہ ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں یہ حقیقت پر مبنی ہے اس کے علاوہ ہمارے

قبائلی اور اسلامی روایت کے خلاف بھی ہے۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جناب میر ظہور حسین کھوسہ

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر صاحب

عبدالرحیم خان صاحب جو تحریک کا التوالائے ہیں یہ بات حکومت کے ایک اہم ممبر سے یہ معاملہ سرزد ہوا ہے اور بڑی زیادتی ہوئی ہے ٹریڈری پیجز بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں اور مان رہے ہیں اس واقعہ کو جناب والا تمام ایوان اس پر اتفاق رکھتا ہے تو اس تحریک التواء کو عٹ کے لئے منظور کیا جائے۔ میں اس پر زور دوں گا۔

جناب اسپیکر : میں ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ معزز اراکین.....

سردار عبدالرحمان کھیتراں : جناب اسپیکر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ.....

جناب اسپیکر : میری بات تو پوری ہونے دیں when I am talking no body

can interust me you see please جناب عبدالواسع صاحب اور جناب جان

جمالی صاحب اور وزیر بسم اللہ خان کا کڑ کی اس افسوسناک واقعہ کی حامی بھرتے ہوئے ان کا یہ

ارشاد کہ اگر محرک صاحبان اس کو مناسب سمجھیں تو اس کو میرے خیال میں حکومت کو اس کی

اپوزیشن نہیں کرنا چاہئے۔

جناب اسپیکر : بسم اللہ خان صاحب آپ کو اس سے اتفاق ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) : ٹریڈری پیجز کے دوست اور ہمارے اپوزیشن کے اراکان

بھی اس تحریک کو سمجھ رہے ہیں۔ اس کو پرسوں بھی عٹ کے لئے رکھ سکتے ہیں۔ جو ایکشن ہوا

ہو گیا نہیں ہوا ہو گا اس کو منظور کرنا عٹ کے لئے نام منظور کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی قرارداد

ہے اور آپ جتنا یہ سن رہے ہیں آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ یہ ایک مسئلہ ہے آج اس میں کاہنہ کا

ایک آدمی ملوث ہے یہ تو اس طرح سے نہیں ہوتا ہے بلوچستان میں مختلف طور پر تغلیبی ماحول

میں خوف و ہراس موجود ہے گورنمنٹ کا موقف ہے کہ اساتذہ کی جو مقدس حیثیت ہے یا تغلیبی

اداروں کو قائم رکھنا ہے آپ اس حوالے سے اطمینان کریں اور میں یہ کہوں گا کہ آپ اس کو

پرسوں دوبارہ لائیں آج اس کو میں سمجھتا ہوں محرک کے لئے بہتر ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : سی ایم بھی اس پر متعلق ہے اور یہ معاملہ ہوا ہے اور

حکومت کے تمام ممبر اس سے متفق ہیں۔ اس لئے یہ جناب والا اس واقعہ کی شدت سے کم سے کم اس کو ایڈمٹ تو ہونا چاہئے۔ عٹ کے لئے یہ تو ہماری کم سے کم بات ہے۔

جناب اسپیکر: جی سر دار صاحب آپ کچھ بولنا چاہتے تھے۔

سر دار عبدالرحمان کھیتراں (وزیر): جناب ہماری مندوخیل صاحب سے گزارش ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے اخبارات کی حد تک ہمیں اس کا علم ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہاں ہڑتال ہے چار اسکول بند ہیں۔

سر دار عبدالرحمان کھیتراں (وزیر): یہ تو ایک طرف کی بات ہے ان کو وزیر

اعلیٰ صاحب نے ایک بجے کا ٹائم دیا ہے وہ دونوں طرف کو سنے گا کہ اس کا ایک گراؤنڈ کیا ہے

جناب اسپیکر: یہ نہیں کہ واقعہ نہیں ہوا ہے واقعہ ہو چکا ہے۔ یہ تسلیم ہو چکا ہے۔

سر دار عبدالرحمان کھیتراں (وزیر): کل کوئی اور اخبار میں دے یہ واقعہ ہوا ہے

اور یہ ایوان اس پر عٹ کرے یا جو کہ کوئی فائر ہو گیا یہ تو کوئی جنس والی بات نہیں ہے آپ اس

میں تحقیقات ہونے دیں اگر واقعی یہ زیادتی ہوئی تھی ہم بھی اس کی تائید کریں گے اور اس پر

یکمٹ ورکنگ ڈے میں عٹ ہو جائے گی۔ لیکن آج اس پر عٹ کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: جواز تو ہے۔ چونکہ یہ تحریک جو اس وقت زیر عٹ ہے نہایت ہی عوامی

اہمیت کی حامل ہے اور نہ صرف عوامی اہمیت کی حامل بلکہ تمام صوبہ اس اسمبلی کو دیکھ رہا ہے چاہے

اس طرف بیٹھے ہوئے لوگ یا اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتا

ہوں جو قواعد مجھے اجازت دیتے ہیں قاعدہ ۲۲۶ کے تحت میں اپنے اختیارات استعمال کرتے

ہوئے اس تحریک کو دو گھنٹے کی عٹ کے لئے منظور کرتا ہوں۔

مجلس قائمہ برائے مال۔ خزانہ و ترقی میں اتفاق خالی آسامی کا پر کیا جانا۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون مجالس قائمہ کی رکنیت کے بارے میں اپنی تحریک پیش کریں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب یہ تحریک اس

حوالے سے تھی کہ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے اس مجلس سے استعفیٰ دیا تھا لیکن انہوں

نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے اور اپنی ممبر شپ برقرار رکھنے کے لئے درخواست کی ہے میں یہ ایوان کے سامنے گزارش کروں گا کہ مسٹر عبدالکریم نوشیروانی کو حیثیت ممبر مجلس قائمہ برائے مال۔ خزانہ و ترقی میں حیثیت ممبران کی رکنیت کو بحال رکھا جائے۔

جناب اسپیکر: میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب آپ نے درخواست دی ہے کہ میں اپنا استعفیٰ واپس لیتا ہوں آپ کی درخواست کو منظور کیا جاتا ہے۔

زیر و آور

جناب اسپیکر: زیر و آور پر کسی نے فرمانا ہو فرمائیں۔ تاہم نوٹ کر لیں ٹھیک ایک بجے تک ہوگا۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب زیر و آور پر جو کچھ بولنا ہے آج وزیر اعلیٰ صاحب بھی نہیں اور سینئر وزیر صاحب بھی نہیں ہیں معلوم نہیں کون جواب دے گا؟
میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب ہم کس طرح زیر و آور پر بولیں۔ یہاں جتنے وزیر صاحب بیٹھے ہیں سب بے اختیار ہیں۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم فریاد کریں گے۔ پتہ نہیں کون سنتا ہے ہم دو تین پوائنٹ پر کچھ کہیں گے ایک یہ کہ جناب والا لورالائی میں جو واقعہ ہوا اس کا کون سا وزیر سنے گا اور اس کا جواب دے گا یا نہیں دے گا۔ وہ جا میں بات یہ ہے کہ ہم ایوان میں لائیں گے لورالائی کے عوام میں اس وقت بہت بڑی بے چینی پائی جاتی ہے جناب والا۔ اس حکومت نے وہاں کی عید گاہ جو ہے وہ اس وقت لوگوں کی بے چینی کا اثر بنی ہوئی ہے وہاں عید گاہ کسی کو الاٹ کیا گیا ہے اور وہاں پر مارکیٹ بنایا جا رہا ہے لوگوں کو بڑی تشویش ہے یہ عید گاہ قبرستان کے نزدیک ہے وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کو ختم کر کے دور ہم بنا رہے ہیں اور لوگوں کی یہ بے چینی ہے۔ اگر اس عید گاہ کو ختم کیا گیا اس پر مارکیٹ بنایا گیا کسی اور چیز کے لئے استعمال کیا گیا لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ پھر ہم جنازے کی نماز کہاں پڑھیں گے۔ اس پر کل یا پرسوں لورالائی میں ایک جلسہ بھی ہو رہا ہے عوام کی طرف سے یہ نامعلوم کہ حکومت کیا کر رہی ہے کہ وہ عید گاہ بھی الاٹ ہو چکی ہے۔

عید گاہ بھی نہیں چھوڑ رہے ہیں یہ ہم حکومت سے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر کوئی قدم اٹھائیں گے۔ کوئی کارروائی کریں گے یا نہیں۔

دوسرا یہ ہے کہ جناب وزیر صاحب بھی چلے گئے وزیر زراعت بھی۔ یہاں ہمارے حلقے میں ہر سیزن میں جہازوں کے ذریعے سپرے کیا جا رہا ہے اور لوگوں کو زمیندار کو اس سے بڑے فائدے ملتے تھے پھر مر جاتے تھے مکھی وغیرہ یہ سارے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس سال جتنی بھی دوا ان کو ملی ہے سپرے کے لئے انہوں نے سب زمینداروں پر فروخت کر دیا ہے اور خواہ مخواہ حکومت کے خرچے ہو رہے ہیں اور جہاز چل رہے ہیں۔ اس پر خالی پانی کا سپرے کیا جا رہا ہے۔ جناب والا یہ ظلم ہے جبکہ حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ ہم ایسا نظام لانا چاہتے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں ایسا نظام لانا چاہتے ہیں۔ یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ ان کے دعوے۔ یہاں تو لوگوں کی زمینداروں کی اگر کوئی ثبوت مانگے گا تو ہم پیش کریں گے زمینداروں کے لئے یہ دوا جو ہے پیش ہے۔ زراعت والے بہت بڑی قیمتیں لے کر یہ دوا زمینداروں پر بیچ رہے ہیں لیکن وزیر صاحب تو چلے گئے پتہ نہیں وہ اس کا جواب کب دیں گے یا نہیں دیں گے جناب والا۔ اگر یہ حکومت کی پالیسی رہی یا عید گاہ الاٹ کیا جائے یا جو زمینداروں کا سپرے ہے حق ہے ان کے فائدے ہوتے ہیں نہ دے۔ صرف پانی کا جہازوں کے ذریعے سپرے کیا جائے۔ جناب والا ہم گورنمنٹ سے یہ کہتے ہیں کہ بھائی آپ لوگ کچھ توجہ دین کم سے کم عوام کے لئے کچھ کریں یہ لوگ اپنے لئے سب کچھ کر رہے ہیں عوام کے لئے کچھ ہے نہیں۔

جناب اسپیکر : شکر یہ جناب مہربانی۔ عبدالرحیم خان مندوخیل

جناب اسپیکر : شکر یہ جی مہربانی جی کسی اور صاحب نے ارشاد فرمایا ہو؟ عبدالرحیم خان

The Floor is with you Mr. Abdul Rahim Khan. صاحب
عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ Zero Hour جیسا کہ سردار مصطفیٰ خان صاحب

نے فرمایا یہ اور الائی کے عید گاہ کا مسئلہ اور پھر یہ سپرے دوائی کی فروخت کرنے کا۔ ایک یہ جناب والا بہت بڑے مسئلے سے کوئٹہ شہر بالخصوص اس کا آمانسا منا ہے یا وہ کہتے ہیں کہ ساماندار پیش ہے

وہ یہ ہے کہ پانی کا مسئلہ یہ ٹیوب ویل جو ہیں۔

جناب اسپیکر: پینے کا پانی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پینے کا پانی ایسے بھی وہ پھر تفصیل میں تو نہیں جاسکتے آج کل وہ کہتے ہیں کہ ایک ہزاری ہے ہم پشتو میں (تور ٹوڑی) کہتے ہیں انگریزی میں شاید ہسٹائٹس ہے یا کوئی ٹیکنیکل نام ہے یہ پانی جو آلودہ پانی ہے اس کی وجہ سے خیر وہ اپنی جگہ پہ لیکن یہ جناب والا جو ٹیوب ویلز ہیں ان کے جو اصول ہیں اس میں گورنمنٹ کے ٹیوب ویلز کے عملے والے جو ہیں وہ عملے والے اپنے ٹیوب ویل کو بند کئے ہوتے ہیں یا ان ٹیوب ویل سے پانی پیسوں سے فروخت کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جناب والا پرائیویٹ لوگ ان کے ٹیوب ویل کا کاروبار شروع ہو گئے ہیں۔ یعنی طریقہ یہ شروع کیا گیا ہے کہ لوگوں نے ٹیوب ویل لگانے شروع کئے ہیں اور پانی فروخت کر رہے ہیں اور اس عمل کو ویسے ہی ایک بڑا مسئلہ ہے کہ پبلک سیکٹر کے عوام کے فائدے کے لئے مفاد کے لئے جو چیزیں ہیں مثلاً پانی ہے چھلی ہے ٹیلی فون ہے دوسرے دو سہولیات ہیں سروسز ہیں ان کو ابھی ایک ایسا قسم کا مافیاء پیدا ہوا ہے کہ وہ سروسز جو پبلک کے گورنمنٹ کے ہیں اور عوام کے لئے ہیں ان کا خاتمہ کرنا اور سب کچھ پرائیویٹ لوگوں کے قبضے میں دینا کہ وہ پھر امتیازی وہ چیز پھر مہنگی فروخت کریں یہ تو ایسے ملک میں ایک رجحان انہوں نے بنایا ہے مثلاً اپنی چھلی پبلک کے سروسز کو ناکام کرنے کا یعنی عمل شروع کیا ہے اور اس میں کوئٹہ کے پانی کا مسئلہ بالکل پانی پبلک جو ٹیوب ویلز ہیں گورنمنٹ ٹیوب ویلز ہیں سے نہیں دیئے جاتے اور اس میں جو بھی عملہ ہے وہ اس پانی کو فروخت کرتا ہے اور اس کے ساتھ چونکہ پانی کی ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ تنگی ہے اس کے نتیجے میں پرائیویٹ ٹیوب ویل لوگ لوگ لگا رہے ہیں اگرچہ پرائیویٹ ٹیوب ویل کے لئے بھی قاعدہ ہے قانون ہے اس سے N.O.C لینا پڑتا ہے گورنمنٹ سے۔ لیکن ابھی بالکل بغیر کسی اصول قاعدے کے اب جو ہے تقریباً تمام شہر اس ٹیوب ویل کے پرائیویٹ ٹیوب ویلوں کے ان کے قبضہ میں آ گیا ہے اور پانی بالکل ہے نہیں بلکہ میں ابھی صبح بھی یعنی یہ تو پہلے میری تیاری تھی آج کے لئے کہ اس پہ میں بات کروں گا۔ آج صبح میرے

سامنے ایک شخص نے دوسرے کو ٹیلی فون کیا کہ ایک ٹنکی پانی یعنی اس کی قیمت دیکھیں۔ یہ

پوزیشن ہے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مسئلے کا سخت - Serious No-

tice لیا جائے اور اس سے پلیز جناب والا سب منسٹر صاحب چلے گئے یہ بڑا افسوسناک ہے کیوں

یعنی کیا ہوا کیا یہ مسائل جب ہم کہتے ہیں Zero Hour تو Zero Hour کے کیا معنی ہیں؟

جناب اسپیکر: تین صاحبان بیٹھے ہیں تین وزیر صاحبان بیٹھے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں متعلقہ بہت سے منسٹر ابھی یعنی

جناب اسپیکر: چار چار بیٹھے ہوئے ہیں۔ چار وزراء صاحبان بیٹھے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹیوب ویل کے منسٹر صاحب کون ہوں گے؟ ابھی تو

بسم اللہ خان انہوں نے بنا دیا ہے وہ کیا کہتے ہیں وہ ایک بیماری کا جو خاص علاج تھا کہ ہر چیز کا علاج

بسم اللہ خان تمام کے جواب تو نہیں دیں گے۔ تو یہ جو ہے جناب والا سب منسٹر چلے گئے۔ اس

سے ہمیں بڑا افسوس ہوا ہے۔ بہر صورت

جناب اسپیکر: بسم اللہ خان ہی جواب دیں گے آپ کو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا اس میں بسم اللہ خان کو تو میں یہ کہوں گا

کہ اگر ہم یہ ہاؤس اتنا خالی ہے تو ہم ان کے گورنمنٹ کی بات سے کیا یعنی نکلیے کریں گے۔ مربانی

جناب اسپیکر: شکر یہ جی کون صاحب جواب دیں گے ان سوالات کا بسم اللہ خان صاحب

بسم اللہ خان کا کڑ (منسٹر ایس اینڈ جی اے دی): اب آہستہ آہستہ

عبدالرحیم صاحب کی وہ اعتراض دور ہو رہا ہے لوگ آرہے ہیں مطلب

جناب اسپیکر: کس پوائنٹ پہ آپ جواب دیں گے؟

بسم اللہ خان کا کڑ (منسٹر ایس اینڈ جی اے دی): لوگ آرہے ہیں ایک دو

سوال اٹھا رہے ہیں سردار مصطفیٰ خان صاحب خود بھی وہ کر کے چلے گئے لورالائی کی عید گاہ کے

حوالے سے بالکل ایک وہ بات ہے جبکہ یہاں پہ مثلاً ہم نے اپنے طور پر

مداخلت..... مداخلت.....

بِسْمِ اللّٰهِ خَانَ كَا كُرْمَسْٲَر (ايسا اينڊ جى اے ڊى) : نئيس ميں صرف يه كمون ميں ريوينو كمپنى كا چيئر مين بهي هون هم نے يهاں انپي كمپنى ميں كسي قسم كي الاثمنٲٲ په هم نے يه وه كرتے هي نئيس كه الاثمنٲٲ كا كسي كو حق هے تين هے اور ادهر سه عيد گاه الاث هويه اس بار سه ميں اكر يه همين وه كريں تو عيد گاه كي الاثمنٲٲ ماركيٲ كه لئے كسي حوالے سه بهي Allow نئيس هويگي وه نئيس هوكا دوسري باٲ جو.....

عبدالرحيم خان مندو خيل : پوائنٲ آف آرڊر جناب والا ميرامطلب هے آپ Clear Formulation دے ديں يعني الاث ابهي تك نئيس هويي هے آئنده كه لئے نئيس هويگي۔

جناب اسپيكر : وه يكي كه رهے هيں جي۔

عبدالرحيم خان مندو خيل : يكي ميرامطلب هے Clear وه وديريں باٲ۔

جناب اسپيكر : يعني عيد گاه كو كون الاث كرتا هے ؟ وه تو بتا رهے هيں آپ كو

عبدالرحيم خان مندو خيل : اكر هويي هے اس كو Cancel كيا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَانَ كَا كُرْمَسْٲَر (ايسا اينڊ جى اے ڊى) : عيد گاه كي اكر الاثمنٲٲ

هويي هے اس كو Cancel كيا جائے گا اور الاثمنٲٲ كا يه كيس واقعہ كالن كا ماخذ يان كه اس كا بنياد

كيا هے كه وه كه رهے هيں كه عيد گاه كي زمين الاث هويي هے ؟

عبدالرحيم خان مندو خيل : هاں وه تو پھر هم وضاحت!

بِسْمِ اللّٰهِ خَانَ كَا كُرْمَسْٲَر (ايسا اينڊ جى اے ڊى) : كچه باٲيس تو صرف وه هوتي

هيں ناں يعني اخبارات ميں سني سنائي باٲون په!

جناب اسپيكر : نئيس مجھے كه رهے هيں كه زمين كي الاثمنٲٲ هورهي هے۔ نئيس بسم اللّٰه

خان!

بِسْمِ اللّٰهِ خَانَ كَا كُرْمَسْٲَر ايسا اينڊ جى اے ڊى : يه كه عيد گاه كي زمين

پرايوئيٲٲ يا كرشل مركز كه لئے الاث كروانا ميں سمجھتا هون كه كسي قيمت په يه نئيس هويگي نه

ہونے دی جائے گی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، جی نہیں ہوگی نہ ہونے دی جائے گی۔ چلئے دوسرا.....!

بسم اللہ خان کا کڑ منسٹر ایس اینڈ جی اے دی: جہاں تک وہ پرے کا ایریا پرے کا یہ فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے صوبائی گورنمنٹ جو ہے صرف ان کو اس کے لئے جو جہاں یہ جہاز ٹھتھے ہیں وہ گراؤنڈ تیار کرنے کے لئے دوائی بھی ان کی ہوتی ہے وہ بھی ان کے آتی ہے یہ اعتراض آیا تھا زمیندار پشین کے خود مصطفیٰ خان ترین سے پرسوں میری بات ہوئی یہ اعتراض اٹھایا تھا کہ دوائی فروخت کی جاتی ہے ہم نے ڈائریکٹر جنرل کو اور اس دن جمعہ خان نے کہ سیکرٹری ایگریکلچر کو اور ڈپٹی کمشنر پشین کو کہ جس میدان سے جہاز اڑتے ہیں آپ وہاں چھاپہ ماریں۔ زمینداروں سے ہم نے ایک Request کی کہ جس نے بھی کہیں ایک لیٹر خریدی ہو وہ بطور نمونہ ایک لیٹر ہمارے پاس لائیں کیونکہ وہ دوائی عام اس میں نہیں ملتی ہیں۔ جو وہ لاتے ہیں۔ ایک لیٹر فقط وہ سوؤں سینکڑوں یا ڈرم چھوڑ کے مصطفیٰ خان صاحب سے بھی پرسوں میں نے Request کی تھی کہ آج آتے ہوئے آپ کسی بھی جو زمیندار نے خریدی ہو ایک لیٹر صرف بطور نمونہ لائیں تاکہ اس کو جیادہ بنا کر ہم اس پورے اس کو بات کی جاتی ہے۔ میں خود اس علاقہ کا ہوں میرے باغ پہ بھی وہ پرے کر رہے ہیں بالکل یہ Sure ہے کہ فروخت ہو رہی ہے لیکن کوئی بندہ ایک لیٹر یہ فروخت ہوئی دوائی کا آج تک ہمارے پاس نہیں لاسکا ہے۔ چونکہ وہ ہمارا اپنا وہ ہے رحیم صاحب اس کو Wind up کر رہے ہیں۔ وہ مصطفیٰ خان سے اس دن میں نے بات بھی کی تھی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس پہ میں صرف اتنا جناب والا یعنی آپ گورنمنٹ کی طرف سے اس کا باقاعدہ Cognizance لیں۔ رہ گئی ہماری طرف سے ہم اس کا انتظام کریں گے۔ سوال یہ ہے اور نمبر دو فیڈرل گورنمنٹ جو ہے آپ کے ہیں بہر صورت یہ مسئلہ صوبائی گورنمنٹ کا ہے کہ آپ فیڈرل گورنمنٹ کو بھی اس پہ ایگریکلچرل صوبائی سمجھتے ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ منسٹر ایس اینڈ جی اے دی: جناب عبدالرحیم صاحب میں

اس بات پہ آ رہا تھا کہ.....!

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر زراعت): جناب اسپیکر میں بھی پھر
بولوں گا انشاء اللہ تسلی دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: جی جعفر خان مندوخیل صاحب۔

وزیر زراعت: نہیں بسم اللہ خان صاحب بات پوری کر لیں اس کے بعد میں بولوں گا
بسم اللہ خان کا کڑ (منسٹر ایس اینڈ جی اے وی): میں اس حوالے سے بول
رہا ہوں کہ ہم اسلام آباد گئے تھے ہم مرکزی وزیر زراعت سے ملے لالی کا صاحب سے اس سے
میرا مطلب اگر میں اسمبلی کا ممبر ہوں یا وزیر یہ کہ میرا بنیادی وہ زراعت ہے خود اس مسئلے سے
میری دلچسپی ہے کہ اس رقبہ کو آپ بڑھادیں جو رقبہ آپ نے سپرے کے لئے مقرر کیا ہے آج جو
باغات پھیلے ہوئے ہیں یہ کم ہے اور یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ یہ دو ایلیا فروخت ہو رہی
ہیں میں نے اپنے گاؤں والوں کو بھی یہ کہا یہ نہیں مصطفیٰ خان کا مسئلہ نہیں یہ میرا..... ہم نے
صرف کہا کہ ثبوت کے طور پہ کہیں سے ہمیں ایک لیٹر دو آئی لائی جائے جو کہ ڈائریکٹر جنرل بھی
وہاں گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کو میں نے فون کیا کہ اس وقت آپ جا کے وہاں چھاپہ ماریں اور ڈپٹی کمشنر
گیا لیکن اس وقت وہاں پہ کوئی نہیں ہوتا ہے مطلب اس پہ ہم وہ ہیں۔ جہاں تک آپ کا یہ پانی والا
مسئلہ ہے یہ ہم گورنمنٹ کے اور وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں بالکل لائیں گے این اوسی کی اب بھی
پابندی ہے اور کونسل کے حوالے سے ٹیوب ویل کے لئے این اوسی کی بہت مشکل مراحل ہیں جن
سے گزرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ یہ عوامی صحت کا مسئلہ ہے اس حوالے سے لازمی طور پہ ہم اس چیز کو
وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لائیں گے اور اس بات کو کہ یہ جو پانی پبلک ٹیوب ویلز کی سرکاری ٹیوب
ویلز کا جائے سرکار کے ایک طریقہ پہ مہیا کرنے کے یہ فروخت ہو رہا ہے یا پرائیویٹ پارٹنر کو
موقع دیا جا رہا ہے اپنے ٹیوب ویلز بند کر کے کہ ان کا پانی فروخت ہو یہ میں سمجھتا ہوں حکومت
کے لئے بھی بدنامی ہے اور اس سے ہٹ کے عوام کو جو مشکلات ہیں اس کا نوٹس لیا جانا چاہئے اور
ہم یہ اس کے علم میں لائیں گے۔ شکر یہ

جناب اسپیکر: آپ نے نوٹس لینا ہے جی نوٹس آپ لیں گے Thank you جی؟
 سردار عبدالرحمان خان کھیتراں (وزیر): جناب اسپیکر صاحب آپ سے
 ذاتی گزارش ہے ایک تو یہ ہے کہ ہماری یہ حالت ہے کہ آپ کی جو اسمبلی کی کاروائی ہے اس کاغذ
 کو پکڑ کے ہمیں اس پہ نوٹ لکھنے پڑتے ہیں۔ پہلے یہاں یہ پیپل اور ایک پیڈر رکھا جاتا تھا تو ہمیں
 نوٹ لینے پڑتے ہیں ابھی زبانی تو ہم اتنا یاد نہیں رکھ سکتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ مہربانی
 کر کے یہ سب روایت جاری کریں۔

جناب اسپیکر: پتہ ہے مجھ کو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اہم مسئلہ ہے یہ نہیں ہوتا اور ہم باقاعدہ کاغذ جو
 ہے یعنی موقع پہ

جناب اسپیکر: میں گزارش کروں آپ سے یہ تو پھر کوئی مسئلہ آگیا کفایت شعاری والا
 جٹ کا اور کفایت شعاری کا۔ آپ کے تعاون سے میں نے آپ سے گزارش کی تھی سب سے کہ
 ہم اگر اس پہ تھوڑا سا جب تک ہمارے جٹ سازی میں یا ہمارے ہمیں کچھ پیسے ملتے ہیں تو اس وقت
 انشاء اللہ آپ کو کاپیاں بھی میا کی جائیں گی اب بھی میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس کا ساتھ کم
 کر دیا جائے تاکہ ہم آپ کو کاپیاں میا کر سکیں اور انشاء اللہ میا کریں گے آپ کو۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتراں (وزیر): دوسرا مسئلہ بھی اسپیکر صاحب
 آپ سے Relate ہے ایم پی اے ہاسٹل کی جو بنایا گیا ہے پتہ نہیں کس صاحب نے اس کو ڈیزائن
 کیا تھا کہ میرے خیال میں Throught out the world یہ پسلا ایم پی اے ہاسٹل ہے
 جس کے ہاتھ روم جو ہیں ناں In side پہ رکھے گئے ہیں جبکہ گنجائش تھی کہ باہر رکھے جاتے اور
 اس کی گٹر لائن بھی گھی کے اندر جارہی ہے اس وقت وہاں یہ صورتحال یہ ہے کہ نہ ہاتھ روموں
 میں پانی ہے Even پینے کا پانی بھی Available بھی نہیں ہے۔ پچھلے دنوں ایک خوبصورت
 سا واقعہ ہوا کہ ہمارے ایک معزز وزیر صاحب ہاتھ روم استعمال کرنا چاہتے تھے پانی نہیں تھا تو
 انہوں نے Complain کی تو ان کو جواب یہ دیا گیا کہ جائیں کسی اور ہاتھ روم میں چلے جائیں

ادھر پائی آ نہیں سکتا۔ تو آپ سے ذاتی گزارش ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہم آپ کے علم میں لارہے ہیں مہربانی کر کے یہ مسئلہ حل کریں۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب پوائنٹ آف آرڈر اس مسئلے پہ اصل میں یہ اہم مسئلہ تھا ایم پی اے ہاسٹل کا لیکن چونکہ یہ آپ سے تعلق رکھتا ہے اسپیکر سے تو ہمارا خیال یہ تھا کہ Chamber میں اس پہ بات ہونی چاہئے یعنی ایم پی اے ہاسٹل مکمل وہ لوٹ لیا گیا ہے سب کچھ اس کا ختم ہے بالکل ایم پی اے ہاسٹل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کی بات.....!

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی آپ کے نوٹس میں ہم اس ہاؤس میں لے آئے ہیں

جناب اسپیکر: آپ کی بات کو عبدالرحیم خان اور سردار صاحب کی بات کو بڑھاتے ہوئے

میں عرض کروں گا کہ اس پہ میں مسلسل ایک سال سے کام کر رہا ہوں آپ تشریف لائیں کہ

یہاں اس میں میں نے کتنی پیش رفت کی ہے کتنے فنڈز میں نے مختص کروائے ہیں اور کیا کیا کام

ہو رہے ہیں اور کیا ہونے ہیں۔ آپ تشریف لائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ فنڈز کے علاوہ With due respect جو کچھ

ہے عملہ جو سب کچھ بس گھر لے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: آ رہا ہوں اس طرف۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی۔

جناب اسپیکر: دوسرا ہماری ہاؤس کمیٹی ہے۔ ہاؤس کمیٹی جس کے ہمارے چیئرمین جناب

ڈپٹی اسپیکر صاحب ہیں یہ مسلسل اس پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور کام کر رہے ہیں آپ تسلی رکھئے کہ ہم

بھی غافل نہیں ہیں نہ میں نہ ڈپٹی اسپیکر صاحب اس مسئلے پر اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کے ساتھ

مل کر ان مسائل کو جو کہ ایم پی اے ہاسٹل میں ہمیں پیش ہے اس کو ٹھیک کریں گے تو آپ کسی

وقت اگر مزید اس پر پوچھنا ہو تو تشریف لائیے۔

Now there is no other business. The House is adjourned

اجلاس بارہ بج کر چالیس منٹ to meet on 5th May 1998 at 10:30 a.m.

مورنہ ۵ مئی ۱۹۹۸ء کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔